JAHAN-E-TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

"The Return of the Natives" کے تناظر میں تھامس ہارڈی بطور ناول نگار

"The Return of the Nations" in the context of Thomas Hardy as a novelist

صباحت مشتاق

اسکالر پی ایچ۔ڈی، شعبہ اردو، نمل اسلام آباد

ڈاکٹر نازیہ یونس

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، نمل اسلام آباد

Abstract

Thomas Hardy is one of the greatest English novelist with his fourteen novels, he has carved for himself a much respected place in the glorious mansion of the English novel. He is a great poet as well as great novelist. The world of Hardy's novels consists of region consisting of a part of south west England, to which he gave its old name "Wesses" and some othe similar rural places. Wessex is presented as a main character in his novel Return of the Natives" which is one of the most admired novel of Hardy. This novel has most characterization, plot and setting in the rural noel as also autobiographical offet. Its ending as pessimistic, as Hardy thinks Native's forces as maligrant acting against human fate.

Keywords: *Niche, Glorious, Wessex, Native, Autobiograpical, Pessimistic, Malignant.*

ناول نگار کی شخصیت، حالاتِ زندگی

انگریزی ادب کا عظیم شہرۂ آفاق ناول نگار تھامس ہارڈی ۲ جون ۱۸۴۰ء کو ڈوسٹ کے مقام پر پیدا ہوا۔ اسکے گھر کے عین عقب سے ہیتھ کا وسیع و عریض جنگل نظر آتا تھا۔ بچپن میں کمزور صحت کے باعث وہ سکول نہ جا سکا۔ جس کے باعث اس کی ابتدائی تعلیم و تربیت میں اس کے والدین نے اپنا بھرپور فرض ادا کیا۔ آغاز میں اس نے تعمیرات کے شعبے کا انتخاب کیا جس کی وجہ اس کے والدین کا آبائی پیشہ تھا جو سنگ تراشی اور تعمیرات تھی۔ لیکن اس فن میں اسے کوئی خاص انسیت نہ ابھر سکی۔ کیوں کہ اس کو موسیقی اور شاعری سے رغبت تھی۔ ہارڈی کے والد کی وفات اسکے بچپن میں ہی ہو گئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے ناولوں میں نسوانی کردار غالب نظر آتے ہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ والد کی وفات کے بعد والدہ نے اس کی زندگی میں نہایت اہم کردار ادا کی۔

موسیقی اور شاعری سے اس کو بچپن سے ہی رغبت تھی۔ شاعری میں اس کا استاد Horacc Mole تھا۔ مزید سپنسر (Spencer) اور (Huxley) کے مطالعے کے بعد اس کا ذہنی شعور مزید بیدار ہوا اور اس کے اثرات اس کی شاعری میں بھی نظر آتے ہیں۔ ہارڈی کا پہلا ناول (The Poor Man and the Lady) تھا جس کو ناشر نے چھاپنے سے انکار کر دیا جس کے بعد اس نے نئے ناول (Desperate lemedies) پر کام شروع کر دیا۔ یہ ناول چھپ کر مارکیٹ میں آ گیا لیکن اس کا ردِ عمل بھی کوئی حوصلہ افزانہ تھا۔ جس پر ہارڈی دلبرداشتہ ہو گیا لیکن چونکہ پیدائشی تخلیق کار تھا اس اس کی جبلت میں تھی اس لیے اس نے تیسرے ناول پر کام شروع کر دیا۔ اس دوران ایک رسالے میں اپنے ناول کے متعلق تعریفی کلمات پڑھ کر وہ ششدر رہ گیا۔ ناول کی اشاعت کے بعد اس کے مالی حالات آسودہ ہو گئے۔ اس نے اپنی محبوبہ سے ستمبر ۱۸۷۴ء کو شادی کی۔ ۱۸۷۶ء میں اس نے (The Return of the Natives) کے پلاٹ پر کام شروع کیا۔ اب اس کی شہرت بامِ عروج پر تھی۔ لیکن یہ سکون اور عروج عارضی تھا۔ کیوں کہ ۱۸۸۰ء کے موسم خزاں میں لندن واپس آنے پر اس کو دل کا دورہ ہوا۔ ۱۰ جنوری ۱۹۶۸ء کو بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا اور شام نو بجے وفات پا گیا۔ انگلش قوم نے اس کی وفات کا ماتم کیا۔ تدفین کے موقع پر ملک کے وزیرِ اعظم اور حزبِ اختلاف کے قائدین اور دوسرے کئی عمائدین کے ساتھ ساتھ جارج برناڈ شاہ نے بھی شرکت کی۔ اس کی نظموں کا آخری مجموعہ اکتوبر ۱۹۲۸ء میں شائع ہوا۔

ناول کا تعارف:

(The Teturn of the Natives) ہارڈی کے ان کامیاب ناولوں میں سے ہے جس کو (T.S.Eliot) جیسے عظیم نقادوں نے سراہا ہے تو وہیں پر کئی نقادوں کی شدید تنقید کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ نقادوں کی تنقید کا زیادہ نشانہ اس کے آزادانہ موضوعات کا انتخاب ہے۔

ناول کے حوالے سے انگریزی ادب میں انیسویں صدی اس وجہ سے بھی قابلِ توجہ اور اہم ہے کہ اس میں نئی سوچ اور نیا آہنگ نظر آتا ہے۔ اس عہد کے ناول نگاروں نے جاگیردارانہ اور نچلے طبقے کے مسائل کو موضوعِ سخن بنایا اور اسی روش نے آگے چل کر حقیقت نگاری کی شکل اختیار کی۔ تھامس ہارڈی کا نام بھی ان ناول

نگاروں کی فہرست میں نمایاں نظر آتا ہے جنھوں نے اپنے لیے حقیقت پسند ڈگر کا انتخاب کیا۔ مذکورہ ناول ان ناولوں میں سے نمایاں ہے جو اس کی وجہ شہرت بنا۔ یہ ناول ہارڈی نے ۱۸۷۸ء میں لکھا۔

اس کی منظر نگاری انگلینڈ کے پہاڑی علاقے بیکس میں کی گئی تھی جو مصنف کا آبائی وطن تھا۔ یہ ایک نوجوان لڑکے کی کہانی ہے جس کا نام کلائم تھا۔ کلائم نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ پیرس میں ہیروں کی دکان میں منیجر کی حیثیت سے گزارا لیکن فطری مزاج میں ٹھہراؤ کے فقدان کے باعث اس نے وطن واپس آنے کا فیصلہ کیا جہاں اس کی ملاقات ہیروئن یوسٹیشیان سے ہوئی جو خوب صورت اور اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہونے کے ساتھ اعلیٰ خاندان سے بھی تعلق رکھتی تھی اور اپنے اعلیٰ حسب نصب پر احساس تفاخر کے باعث اس کو یہ دیہاتی علاقہ ناپسند تھا۔ کلائم کے ساتھ اس کی پہلی ملاقات ایک روایتی احتجاج میں ہوئی تھی اور پہلی ملاقات میں ہی کلائم اس کے دامِ الفت کا اسیر ہو گیا۔ کلائم اپنی والدہ کی مخالفت کے باوجود یوسٹشیا سے شادی کر لیتا ہے کیوں کہ اس کی والدہ اس کی شادی اس کی خالہ زاد سے کرنا چاہتی تھی جو ویلڈیو سے محبت کرتی ہے۔ ویلڈیو ایک شاطر اور عیار شخص ہے جو تھامسن سے کم اور اس کی دولت سے زیادہ دلچسپی لیتا ہے۔ یوسٹشیا اور کلائم کی شادی نانا اور والدہ کی مخالفت کے باعث کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہوتی۔ مزید براں کلائم کی بصارت میں کمزوری کے باعث حالات مزید تلخ اور دشوار ہو جاتے ہیں۔ دوسری جانب ویلڈیو تھامسن کے ساتھ ساتھ یوسٹشیا کو دوبارہ اپنے دامِ الفت کا اسیر بنانے کی کوشش میں لگ جاتا ہے جو کبھی اس کی محبوبہ رہی تھی۔ وہ تھامسن کا شوہر ہونے کے باوجود یوسٹشیا کی جانب مائل ہو جاتا ہے۔ جو کلائم اور یوسٹشیا کی شادی کے تابو میں آخری کیل ثابت ہوتا ہے۔ اسی دوران کلائم کی والدہ تمام رنجشیں بھلا کر بیٹے اور بہو سے ملاقات کی خاطر جب ان کے گھر جاتی ہے تو بدقسمتی سے ویلڈیو وہاں پر موجود ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی کو صیغۂ راز میں رکھنے کے لیے یوسٹشیا(Ustacia) دروازہ نہیں کھولتی اور مجبوراً اس کی والدہ کو واپس جانا پڑتا ہے۔ راستے میں ایک اور بدقسمتی اس کا انتظار کرتی ہے۔ اس کو ایک پہاڑی سانپ ڈس لیتا ہے جو اس کی ناگہانی موت کا باعث بنتا ہے۔ ناول کا ہیرو کلائم جاتے ہیں جب کہ ضمنی ہیروئن ویلڈیو اور یوسٹشیا پانی میں ڈوب کر جان دے دیتے ہیں۔ یوں ایک ایسی کہانی جس کا آغاز محبت کے لطیف جذبات سے ہوتا ہے اس کا بھیانک انجام ہوتا ہے۔ اس کا اختتام ہارڈی کے باقی ناولوں کی طرح ہوتا ہے۔ ہارڈی فطرت کو ایک ظالم اور بے رحم قوت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ناول کی ہیروئن اور ضمنی ہیرو بے رحم دریا میں ڈوب کر ہلاک ہو جاتے ہیں اور ہارڈی یہ ثابت کرتا ہے کہ انسان تقدیر کے سامنے بے بس ہے۔ فطرتی عوامل زلزلے، قحط اور سیلاب اس کے ہاتھ میں ایسے طاقت ور ہتھیار ہیں جن کی مدد سے وہ کام لیتا ہے۔

ناول کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ:

آج کا دور ہارڈی کو وکٹورین عہد کا سب سے بڑا ناول نگار مانتا ہے بلکہ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ وہ انگریزی کے عظیم ترین ناول نگاروں میں سے ہے بلکہ کچھ ناقدین تو اسے اپنے عہد کا شیکسپیئر قرار دیتے ہیں۔(The Return of the Natives) ہارڈی کے نمائندہ ناولوں میں سے ایک ہے۔

رومانوی موضوع:

اگرچہ ہارڈی کے ناولوں کا تانا بانا رومانوی موضوعات کے گرد گھومتا ہے لیکن اس کے ذریعے ہارڈی نے اپنے احساسات اور جذبات کا اظہار کی ہے۔ رومانوی موضوعات کے ساتھ ساتھ وہ حقیقت پسندی کا دامن بھی نہیں چھوڑتا۔ ناول میں ہارڈی زندگی کی ایک غمگین تصویر پیش کرتا ہے جس میں حادثات اور واقعات مل کر بدترین حالات کا پیش خیمہ بنتے ہیں۔ ہارڈی انیسویں صدی کی دیہاتی زندگی کی ایک واضح تصویر پیش کرتا ہے جس کے اندر تمام غم اور خوشیاں موجود ہیں۔ ہارڈی کے ناول کی تخلیقات پر ہے جس کی تعریف (Virgin a Wolf) نے نہایت خوب صورت الفاظ میں کی ہے۔

> “Thus it is no more transcript of life at a certain time and place that Hardy has given us. It is vision of the world of man”(1)

ہارڈی ایک ہمہ وقت واحدۃ الوجود کائنات کو دیکھتا ہے جس پر ایک پر اسرار وجہ کی حکمرانی ہے۔ ہارڈی ایک روشن خیال انقلابی کی حیثیت سے انسان کی رضا کو اس قادر مطلق کی مرضی کا جزولاینفک قرار دیتا ہے۔

> “It is clear that Hardy belonged to the new tradition of skepticism. He seetmed to have arrived at the idea of Universe moved by blind chancer.”(2)

یہ بات عیاں ہے کہ ہارڈی حکماء کے اس گروہ سے تعلق رکھتا ہے جن کے نقطۂ نظر کے مطابق اس کو کسی بھی چیز کا خطرہ نہیں ہے۔ وہ مجبورِ محض ہے اس کے خیال میں کائنات ایک اندھے حادثے کے نتیجے میں عدم سے وجود میں آتی ہے۔

یاسیت پسندی:

ہارڈی کی نظر میں زندگی کانٹوں کا بستر ہے اور حکمران لوگوں کے احساسات اور مسائل سے بے خبر ہیں۔ ہارڈی ایک حقیقت پسند اور باغی تخلیق کار ہے۔ وہ فطرت کو ایک ظالم اور جابر قوت کے طور پر دیکھتا ہے۔ تقدیر اس کے ہاتھ میں طاقت ور ہتھیار ہے جو اس کی امنگوں اور خواہشات کے خلاف برسرِپیکار ہے۔

ڈیوڈ سپل نے اپنی کتاب ہارڈی دی نوولسٹ میں لکھا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

"Man in Hardy's fiction are not master of their fates. Thar are at the mercy of indifferent forces which manuplate their behavior."[3]

انسانی نفسیات:

ہارڈی کی انسانی نفسیات پر بھی گہری نظر ہے۔ اس نے اپنے کرداروں کے ذریعے انسانی نفسیات کی بڑی خوب صورت عکاسی کی ہے۔ اسقدر باریک بینی اور نفاست سے کرداروں کی نفسیات کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ ہارڈی نفسیات شناس ہے۔ ناول مصنف کی مضبوط قوت مشاہدہ کا مظہر ہے۔ جس سے فطرت کی منہ شگافیاں چھپی نہ رہ سکیں۔ اس نے پرندے اور پودوں پائی جانے والی تمام اقسام کا اس قدر گہری نظر سے مشاہدہ کیا ہے کہ علاقے کا باسی ہی ایسا کر سکتا ہے۔ اس پہاڑی علاقوں میں پائی جانے والی تمام اقسام کی جھاڑیاں، درختوں، گھاس اور سرکنڈوں کا ذکر اس وضاحت سے کیا ہے کہ قاری کے سامنے مکمل منظر کشی ہو جاتی ہے۔

"The blaffs and the bushes , and the heather bells head broken the silence."[4]

زبان وہ بیان:

ہارڈی کے ناولوں کے مطالعے سے یہ بات عیاں ہے کہ موضوعات کے مطابق وہ زبان کو کسی بھی رفعت یا پستی تک گرا سکتا ہے۔ پلاٹ کی ضرورت کے مطابق وہ خود کو بھی ڈھال سکتا ہے اور اپنی ماہرانہ فنکارانہ ادا سے انسانی دل کے کسی بھی تار کو چھیڑ سکتا ہے۔

مارٹن نے اپنی کتاب میں ہارڈی کی زبان وبیان کے بارے میں کہا ہے۔

"Hardy, Hangnage must be understood as deeply influenced by the victorial, historical study of hanguage."[6]

جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ وہ یک رنگی کے متعلق کس قدر احساس ہے اور کرداروں کے لہجے کے اتار چڑھاؤ کے بارے میں کافی علم رکھتا ہے۔

کردار نگاری:

مارٹن نے ہارڈی کی کردار نگاری کے بارے میں لکھا ہے۔

"In Hardy stories, characters are defined by the environment."[7]

ہارڈی کے متعدد کردار متحرک نظر آتے ہیں اور اس کے نقطۂ نظر میں یہی کردار زندگی کی دوڑ میں کامیاب ہوتے ہیں۔ سیّد عابد علی عابد کرداروں کی اقسام کے بارے میں بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

"کردار اصل میں دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ٹائپ یا جامد اور ڈرامائی یا متحرک، ٹائپ یا جامد کردار کسی طبقے، جماعت یا گروہ کی نمائندگی کرتے ہیں اور جب کہ دوسری قسم کے کردار جنھیں ڈرامائی کہا جاتا ہے متعدد زمان فنکار سے متاثر ہو کر بدلتے رہتے ہیں۔"[۸]

ہارڈی کے خیالات تخلیقی ہوتے ہیں اس لیے اس کا انداز اور زبان بھی تخلیق کے عنصر سے لبریز ہے۔ اس کے الفاظ اپنے قطعی معانی سے بڑھ کر بہت کچھ ہوتے ہیں اور اس احساس کی جانب اشارہ کرتے ہیں جو اس کا پیش خیمہ تھا۔ ناول کی ہیروئن یوسٹشیا کی آنکھوں کے متعلق اس کی وضاحت کچھ ایسے ہے۔

"She has pagan eyes full of nocturnd mysteries."[9]

اس کی مظاہر پرست نگاہیں، شبیہ اسرار سے پر ہیں جو رات کے اندھیرے آدھے پن کی مانند ہیں۔

مزید اسی پیرائے میں ناول کی ہیروئن کی شکل وشباہت کی مکمل تصویر کشی کرنے کی بجائے یہ بتایا گیا ہے کہ وہ کیا ہے اور کس کی علامت ہے جیسا کہ

"To see her was to fancy that a whole winter could contain darkness enough to form its shodow."[10]

ہارڈی نے اپنے کرداروں کی شکل وشباہت کو غیر ضروری طوالت کے ساتھ بیان کیا ہے جو اسی کے مخصوص انداز کا خاصہ ہے۔

مجموعی جائزہ:

ہارڈی کا نام ان ناول نگاروں کی فہرست میں نمایاں نظر آتا ہے۔ جنھوں نے مروجہ روایات سے اجتناب کرتے ہوئے ایک نئی ڈگر کا انتخاب کیا۔ انھوں نے جاگیردارانہ اور اونچے طبقے کے لوگوں کے مسائل کو زیر تحریر لانے کی بجائے درمیانی طبقے کے لوگوں کی کہانیوں کو موضوعِ سخن بنایا۔

مذکورہ ناول کا شمار بھی اس صنف میں ہوتا ہے۔ بنیادی موضوع جس کو ناول نگار زیر بحث لایا ہے وہ انسان اور اس کی فطری دنیا ہے۔ اس کے ساتھ اس نے ہیتھ کو بھی ایک بنیادی کردار کی حیثیت سے بیان کیا ہے۔ قسمت اور انسان کی خواہشات کا تصادم بھی ناول نگار کا پسندیدہ موضوع ہے جس کے ذریعے اس نے زندگی کے متعلق اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے ساتھ محبت کے لافانی جذبے کو بھی پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اس قدر شدت کے ساتھ قطعاً نہیں جیسا عام طور پر رومانوی ناولوں میں کیا جاتا ہے بلکہ پیار کا جذبہ تو ناول نگار کے لیے ہمیشہ تکلیف دہ ثابت ہوا اور بجائے اس کے کہ وہ اس جذبے سے گزرتے اور اس کو محسوس کرتے ہارڈی کے کردار ہمیشہ سے اس لافانی جذبے کے لیے ترستے رہے ہیں لیکن درحقیقت ان کو یہ لطف بھی محسوس نہیں ہوا۔ وہ تو محبت کی خواہش دل سے لیے زندگی کی تکالیف کو گلے لگا لیتے ہیں۔

اسی طرح خانگی نظام کے متعلق ہارڈی کے نقطہ نظر حقیقت کا عکاس ہے۔ اس نے مذکورہ ناول میں معاشرے کی صحیح معنوں میں عکاسی کی ہے۔ معاشرے میں بڑھتے ہوئے طلاق کے رجحانات اور خانگی مسائل کی شرح میں اضافے کی وجہ سے ہارڈی کے کردار کو صحیح معنوں میں نظر انداز اور توجہ کے متلاشی ہیں۔ کلائم والد کے بغیر ہے اور یوسٹشیا بھی اپنے والدین کو کھو چکی ہے جب کہ تھامس نے خالہ کے ہاں پرورش پائی ہے۔ خانگی نظام میں پڑ جانے والی دراڑیں کرداروں کے جھول کی غماز ہیں۔

ناول کے ان متنازعہ موضوعات کے باعث ناول کے اشاعت میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ تہذیب اور رسومات کو ناول میں مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

ہارڈی نے ملک میں موجود ان تمام مٹتی ہوئی رسومات کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ان سے اپنی گہری وابستگی کا بھی اظہار کیا ہے جو اس کو ایک روایت پسند ناول نگار کے طور پر پیش کرتی ہے۔

ان دم توڑتی روایات میں ریڈل مین کی غیر موجودگی، چرچ میں حاضری اور دوسری مذہبی رسومات سے عدم دلچسپی، کسی خاص مقصد یا کسی کی یاد میں لکڑیوں کی آگ کا الاؤ، یکم مئی کو آمد بہار کی خوشی میں منعقد کیا جانے والا تہوار۔

یہ وہ تمام مٹتی رسومات ہیں جن کے بارے میں ہارڈی نے طنزیہ انداز میں معاشرے کے بے حس اور بے جا ذکر کیا ہے۔ معاشرے میں پائی جانے والی توہم پرستی کے رجحان کو بھی ناول نگار نے خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ جو ناول کے مرکزی کردار کی جسمانی کمزوری اور بالآخر ناگہانی موت کا باعث بنتی ہے۔ اس ناول میں سوانحی اثرات جا بجا نظر آتے ہیں مثلاً وسکیس کا منظر، آلات موسیقی اور نسوانی کرداروں کا اہم کردار جو اس کی زندگی کا حصہ نظر آتا ہے۔

حوالہ جات

1. Woolf-Virginia, the common Readers, second. Series, Chap:27
2. Cecil, Devid, Hardy the novelist, Puslished by Bobbs, 1946, Pg.20
3. Abrans, General , M.It. “The Norton Anthology of English Literature” third edition Vol.2 Editor Pg.1710
4. Hardy, Thomas “The Return of the Natives, Kitab Mahal, Pg.23
5. Hay, Matrin “ Thomas Hardy a Textual Study” 1982, Pg.60
6. // // // // // Pg. 64
7. Taylors, Pannis, Hardy , literary language and Victorian, Philo sophy, Published by Clarandor Press
8. Hay Martin “Thomas Hardy A extural study of stories 1982-2017, pg.10
9. Hardy, Thamos ps, “The Return of the Natives”, Kitab Mahal